HOLY FAMILY (excerpt)

مقدس خاندان (اقتباس)

KARL MARX

کارل مارکس

1845

تعارف: مارکس کی کتاب ''مقدس خاندان'' کے پانچویں باب کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ یہ اس وقت لکھا گیا جب مارکس کی عمر صرف 24 سال تھی، اسی لئے طرز بیان انتہائی گنجلک اور پیچیدہ ہے۔ اس باب میں وہ یوجین سو کے ناول 'پیرس کے اسرار' کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ساتھ ہی ہیگل کے نظریہ 'مطلق خیال' پر تنقید بھی موجود ہے۔ اسی باب میں وہ مشہور Transformative Method کی بھی وضاحت کرتا ہے۔

''تنقیدی تنقید'' بطور پراسراریت سازی

یا

تنقیدی تنقید بطور ''جناب سزیلیگا''

تنقیدی تنقید اپنی سزیلیگیا-وشنو تجسیم میں ''پیرس کی پراسراریت'' Mysteres de Paris کا ایک طرح سے تقدس اختیار کر لینے کا عمل بیان کرتی ہے۔ یہ سن کر وہ مولیئر کے کردار 'بورژوا جنٹلمین'' کی طرح پکار اٹھے گا کہ ''مان لیجئے میں چالیس سال سے زیادہ عرصے سے نثر بول رہا ہوں اور مجھے پتہ بھی نہیں۔ آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ بتایا۔

جناب سزیلیگا دیباچے میں اپنی تنقید کو مقدس شکل دیتے ہیں:

''جمالیاتی دیباچہ'' تنقیدی رزمیہ کی درج ذیل تشریح بیان کرتا ہے، جو خاص طور پر 'پیرس کی پراسراریت' کے بارے میں ہے۔

''یہ رزمیہ ایسے خیالات کو جنم دیتا ہے کہ زمانہ حال فی الذات کچھ نہیں، اور نہ صرف'' (کچھ نہیں اور نہ صرف!) ''ماضی اور مستقبل میں ازلی حد ہے، بلکہ'' (کچھ نہیں، اور نہ صرف، بلکہ) ''بلکہ وہ خلا ہے جو لافانی ہونے کو عارضی پن سے علیحدہ کرتا ہے اور اسے مسلسل پُر کیا جانا ہے.... پیرس کی پراسراریت کا یہ عمومی مطلب ہے۔

جمالیاتی دیباچہ مزید دعویٰ کرتا ہے کہ ''اگر نقاد چاہتا تو وہ بھی ایک شاعر ہوتا۔''

جناب سزیلیگیا کی تمام تنقید اس دعویٰ کو ثابت کرے گی۔ یہ ہر لحاظ سے ''شاعرانہ فکشن'' ہے۔

یہ ''آزاد فن'' کی پیداوار ہے۔ جمالیاتی دیباچے میں آخر الذکر کی گئی تعریف کے مطابق ''یہ بالکل نئی چیز کی ایجاد ہے، کسی ایسی چیز کی جو قطعاً پہلے سے موجود نہ تھی۔

اور آخر کار، یہ ایک تنقیدی رزمیہ ہے۔ کیونکہ یہ 'وہ خلا ہے جو جناب سزیلیگا کی تنقیدی تنقید کے مطابق، لافانی پن کو علیحدہ کرتا ہے''___ یوجین سو کا ناول ___ اور اس خلا کو مسلسل پُر کیا جانا چاہیئے۔''

1

''انحطاطی تہذیب کی پراسراریت''

اور ''ریاست میں عدم استحقاق کی پراسراریت''

ہم جانتے ہیں کہ فیور باخ نے تجسیم، تثلیث، اور لافانی پن وغیرہ کے عیسائی خیال کو بطور تجسیم کی پراسراریت کے نظریہ کے لیا ہے۔ جناب سزیلیگا موجود دنیا کی تمام شرائط کو بطور پراسراریت لیتے ہیں۔ لیکن جبکہ فیور باخ نے حقیقی اسرار کا انکشاف کیا، جناب سزیلیگا معمولی معمولی باتوں سے اسرار برامد کر لیتے ہیں۔ ان کا فن اس بات میں مشتمل نہیں کہ پوشیدہ کو منکشف کیا جائے، بلکہ منکشف کو پوشیدہ بنا دیا جائے۔

پھر وہ تہذیب، عدم حق کے اندر انحطاط (جرائم پیشہ) کو، اور ریاست کے اندر عدم مساوات کو بطور پراسراریت کے پیش کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سوشلسٹ ادب، جس نے ان اسرار کا انکشاف کیا ہے، جناب سزیلیگا کے خیال میں اب بھی اسرار ہے، یا یہ کہ وہ اس ادب کی مشہور دریافتوں کو 'تنقیدی تنقید' کی ذاتی

پراسراریت میں بدل دینا چاہتا ہے۔

لہٰذا ہمیں جناب سزیلیگا کی پراسراریت پر گفتگو پر زیادہ وقت برباد کرنے کی ضرورت نہیں، ہم ان کے چند شاندار نکات کو ہی زیرِ غور لائے گے۔

''قانون اور منصف کے سامنے ہر چیز برابر ہے، چاہے وہ اعلیٰ طبقے سے ہے یا ادنیٰ سے، غریب ہے یا امیر۔ یہ مفروضہ ریاست کے نظریے کا اہم ترین نکتہ ہے۔''

ریاست کا؟ اکثر ریاستوں کا نظریہ اس کے الٹ، اعلیٰ اور ادنیٰ، غریب اور امیر کو قانون کے سامنے چھوٹا اور نیچا بنانا ہے۔

''سادہ لوح ہیرا تراش، موریل اپنی سادہ لوح راست بازی میں واضح طور پر اس اسرار کو بیان کرتا ہے'' (امیر اور غریب کے تضاد کے اسرار کو) ''جب وہ یہ کہتا ہے: کاش کہ امیر لوگ جانتے! کاش کہ امیر لوگ جانتے! بدقسمتی یہ ہے کہ امیر لوگ یہ نہیں جان سکتے کہ غربت کیا ہے۔''

جناب سزیلیگا نہیں جانتے کہ یوجین سو تاریخی واقعات کو گڈ مڈ کرنے کی غلطی کر جاتے ہیں جب وہ لوئی چہاردہم کے برگھر burghers کا مقولہ 'کاش کہ بادشاہ سلامت یہ جانتے' بدلی ہوئی شکل میں 'کاش کہ امرا یہ جانتے' مزدور موریل کے منہ میں ڈال دیتا ہے جو سراسیمہ تجسس کے دور میں رہتا تھا۔ کم از کم انگلستان اور فرانس میں امیر اور غریب کے مابین یہ سادہ نوعیت کا تعلق ختم ہو چکا ہے۔ وہاں دولت کے سائنسی نمائندوں، یعنی ماہرین معاشیات، نے غربت کے جسمانی اور اخلاقی دکھوں کے بارے میں مفصل سمجھ بوجھ فراہم کر دی ہے۔ انہوں نے اس کا مداوا یہ بتایا ہے کہ غربت موجود رہنی چاہئے کیونکہ موجود حالات لازماً قائم رہنا چاہئیں۔ اپنی بیتابی میں انہوں نے یہ حساب بھی لگا لیا ہے کہ غربا کو بذریعہ موت کس تناسب میں محدود کر دینا چاہئے تاکہ امرا کا بھلا ہو اور خود ان کا بھی فائدہ رہے۔

اگر یوجین سو سراؤں، مجرموں کے خفیہ اڈوں اور ان کی زبان کو بیان کرتا ہے، جناب سزیلیگا اس 'اسرار' کو بیان کرتے ہیں جس کے بارے مصنف یہ چاہتا تھا کہ وہ خفیہ اڈوں یا زبان کو بیان نہ کرے، بلکہ

''ہمیں جرم کے سرچشمے کے بارے سکھائے، وغیرہ۔ مجرم سب سے زیادہ پرہجوم جگہوں پر سکون محسوس کرتے ہیں۔''

ایک فطری سائنسدان کیا کہے گا اگر اس کے سامنے یہ ثابت کیا جائے کہ مکھی کے چھتے کا خانہ اس کے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا، یعنی جو اس کا مطالعہ نہیں کرتا اس کے لئے کوئی اسرار نہیں کیونکہ مکھی 'پسند کرتی ہے' کہ وہ کھلی فضا میں پھولوں پر رہے۔ مجرموں کے خفیہ ٹھکانے اور ان کی زبان مجرموں کے کردار کی عکاسی کرتے ہیں۔ وہ ان کے وجود کا حصہ ہیں۔ ان کی تفصیل خود مجرموں کی تفصیل ہے، جس طرح بے باک عورتوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ان کے مخصوص گھروں کی تفصیل بھی ضروری ہے۔

پیرس کے عوام کے لئے، حتیٰ کہ پیرس کی پولیس کے لئے بھی مجرموں کے خفیہ ٹھکانے ایسی پراسراریت ہیں کہ اس لمحے بھی شہر میں روشن گلیاں بنائی جا رہی ہیں تاکہ پولیس کو ان تک رسائی ہو۔

آخر میں یوجیں سو خود بیان کرتا ہے کہ اوپر بیان کی گئی تفصیلات میں وہ اپنے تمام ناولوں میں اپنے قارئین کے 'سراسیمہ تجسس' پر انحصار کر رہا تھا۔ یہاں Atar Gull, Salamandre, Plic and Plock کے نام لینا کافی ہے۔

2

اسرار کی قیاسی ساخت

پیرس کی پراسرار باتیں، mystries de Paris کی تنقیدی پیشکش کی پراسراریت، تخیلاتی، یعنی ہیگلائی ساخت کی پراسراریت ہے۔ ایک بار Her Szeliga نے دعویٰ کیا کہ ''تہذیب کے اندر انحطاط'' اور ریاستی عدم استحقاق، پراسراریت ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس نے انہیں پراسراریت کے رمزیے کے ذمرے میں ڈال دیا ہے اور پھر وہ پراسراریت کو اپنا تخیلاتی سفر شروع کروا دیتا ہے۔ قیاسی ساخت کو عمومی طور پر بیان کرنے کے لئے چند الفاظ کافی ہوں گے۔ Her Szeliga کا اس ناول کا تجزیہ اس طریق کا جائزہ لینے کے لئے کافی ہوگا۔

اگر اصلی سیب، ناشپاتی، سٹرابیری اور بادام سے میں عمومی خیال ''پھل'' کی تشکیل کرتا ہوں، اگر میں مزید آگے بڑھوں اور تصور کروں کہ میرا تجریدی تصور ''پھل''، جو کہ اصل پھل سے اخذ کیا گیا ہے، میرے باہر موجود ایک وجود ہے، یہ حقیقتاً ناشپاتی، سیب وغیرہ کا جوہر ہے، تو پھر میں قیاسی فلسفے کی زبان میں اعلان کر رہا ہوں کہ ''پھل'' ناشپاتی، سیب، بادام وغیرہ کی ماہیت ہے۔ چناچہ میں برملا کہہ رہا ہوں کہ ناشپاتی کے لئے ناشپاتی ہونا اتنا ضروری نہیں، سیب کے لئے سیب ہونا اتنا ضروری نہیں، یہ کہ ان اشیا کے لئے اپنا وجود اتنا ضروری نہیں___ حسیات کے لئے قابل ادراک ہونا.... بلکہ جوہر جو میں نے ان سے نچوڑا ہے اور پھر ان پر اپنے خیال کے جوہر ''پھل'' کو چسپاں کر دیا۔ چنانچہ میں سیب، ناشپاتی، بادام وغیرہ کو وجود یعنی ''پھل'' کی بنتریں ہونے کا اعلان کر رہا ہوں۔ میری محدود (تجزیاتی) تفہیم جسے حسیات کی پشت پناہی حاصل ہے مجھے سیب اور ناشپاتی یا ناشپاتی اور بادام کے درمیان فرق کو واضح کرنے میں مدد دیتی ہے۔ لیکن میری قیاسی عقل Reason اس حسیاتی تفریق کو غیر اہم اور غیر متعلقہ قرار دیتی ہے۔ اسے سیب میں وہی کچھ the same نظر آتا ہے جو ناشپاتی میں ہے اور ناشپاتی میں وہی نظر آتا ہے جو بادام میں ہے.....یعنی ''پھل''۔ مخصوص ان پھلوں میں ان ظاہرات semblance/ show سے زیادہ کچھ نہیں جن کا صحیح جوہر ان کی ماہیت یعنی ''پھل'' ہے۔

اس طریقے سے کسی کو شرح کا خزانہ حاصل نہیں ہو جاتا۔ وہ ماہر معدنیات جس کی سائنس دھاتوں کو تجریدی دھات the Mineral کہنے تک محدود ہے، صرف اپنے تصور میں ماہر معدنیات ہوگا۔ قیاسی ماہر معدنیات ہر الگ دھات کو صرف [تجریدی طور پر] دھات کہے گا اور اس طرح جتنی حقیقی دھاتیں ہوں گی وہ اتنی

مرتبہ دھات کہے گا۔

مختلف حقیقی پھلوں کی تجریدی ''پھل'' میں تخفیف کر لینے کے بعد، اصلی وجود کی مشابہت حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ قیاس ''پھل'' حقیقی مافیہا کی کوئی نہ کوئی شباہت حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی طرح ''پھل'' یعنی، ماہیت سے عام، متنوع پھلوں جیسے ناشپاتی، سیب اور بادام وغیرہ تک واپسی کا راستہ تلاش کرے۔ پھل کے تجریدی تصور ''پھل'' کو اصل پھل میں تبدیل کر دینا اتنا ہی مشکل ہے جتنا پھل کے تجریدی تصور کو اصل پھل سے اخذ کرنا آسان ہے۔ یقیناً ایک تجرید کو ترک کئے بغیر تجرید کی ضد پالینا ناممکن ہے۔

چنانچہ قیاسی فلسفی ''پھل'' کی تجرید کو ترک کر دیتا ہے لیکن ایک قیاسی، پراسرار طریقے سے... ظاہراً اسے ترک نہ کرتے ہوئے۔ چنانچہ وہ صرف ظاہر ہی میں اپنی تجرید سے بالا جاتا ہے۔

وہ ذیل میں دیے گئے طریقے سے اپنا نقطہ بیان کرتا ہے۔

''اگر سیب، ناشپاتیاں، سٹرابیریز اور بادام سوائے ماہیت، ''پھل'' کے کچھ نہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے: ''پھل'' اپنے آپ کو کبھی ناشپاتی، کبھی بادام کے مظہرات میں کیوں دکھاتا ہے؟ امتیازات کا یہ ظاہر واضح طور پر میرے وحدت کے قیاسی نظریۂ ماہیت، یعنی ''پھل'' کی تردید کیوں کرتا ہے؟

قیاسی فلسفی جواب دیتا ہے یہ یعنی ''پھل'' مردہ، بلا امتیاز اور ساکن نہیں بلکہ ایک زندہ، خود سے امتیاز کرانے والا، اور متحرک جوہر Essence ہے۔ عام پھلوں کا افراط میری حسیاتی سمجھ کے لئے ہی نہیں بلکہ بذات خود ''پھل'' اور قیاسی خیال کے لئے بھی ضروری ہے۔ عام سے مختلف پھل ''ثمر واحدہ'' کی زندگی کے مختلف مظہرات ہیں، وہ بذات خود ''پھل'' کی مختلف توضیحات ہیں۔ چنانچہ سیب میں ''پھل'' اپنے آپ کو سیب جیسا وجود دیتا ہے اور ناشپاتی میں ناشپاتی جیسا۔ اس لئے ہمیں یہ نہیں کہنا چاہئے، جیسا کہ ماہیت کے نقطہ نظر سے کہا جائے گا کہ ایک ناشپاتی ''پھل'' ہے۔ ایک سیب ''پھل'' ہے، ایک بادام ''پھل'' ہے بلکہ ''پھل'' اپنے آپ کو ناشپاتی کی طرح پیش کرتا ہے، ''پھل'' اپنے آپ کو سیب کی طرح پیش کرتا ہے، ''پھل'' اپنے آپ کو بادام کی طرح پیش کرتا ہے۔ اور وہ امتیازات جو سیب، ناشپاتی اور باداموں کی الگ الگ پہچان بناتے ہیں وہ ''پھل'' کے خود کے امتیازات ہیں اور مخصوص پھلوں کو ''پھل'' کی منبجِ حیات کے مختلف ارکان بناتے ہیں۔ لہٰذا ''پھل'' اب مزید خالی خولی عدم امتیاز کا کلّہُم [وحدت] نہیں؛ یہ وحدانیت بطور کلیت، بطور کلّہم ہے، جس کی تشکیل ''نامیاتی طور پر جڑے ہوئے ارکان کا سلسلہ'' ہے۔ اس سلسلے کا ہر رکن میں ''پھل'' میں اپنے آپ کو زیادہ مکمل اور واضح وجود دیتا ہے۔ آخر کار تمام پھلوں کے خلاصے کے بطور یہ ایک ہی وقت میں ایسی زندہ وحدت ہے جو تمام پھلوں کو اپنے اندر اس طرح جذب رکھتی ہے جس طرح وہ اپنے اندر سے انہیں پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر انسانی جسم کے اعضا خون میں لگاتار جذب ہوتے ہیں اور دوبارہ وہیں سے پیدا ہوتے ہیں۔

اگر ہم دیکھیں کہ عیسائیت خدا کی صرف ایک تجسیم سے آشنا ہے تو قیاسی فلسفہ کی اتنی ہی تجاسیم ہیں کہ جتنی اشیا۔ جیسے یہاں پر ہر پھل میں ماہیت، ایک مطلق پھل کی تجسیم ہے۔ قیاسی فلسفی کی اہم ترین دلچسپی، حقیقی پھلوں کے وجود کو پیدا کرنا اور پراسرار انداز میں یہ کہنا ہے کہ سیب، ناشپاتی، بادام اور کشمش وجود رکھتے ہیں۔ لیکن سیب، ناشپاتی، بادام اور کشمس جنہیں ہم قیاسی دنیا میں دوبارہ دریافت کرتے ہیں مشابہتوں / ظاہرات کے علاوہ کچھ بھی نہیں، سیبوں کی مشابہت، ناشپاتیوں کی مشابہت، کشمش کی مشابہت کیونکہ یہ ''پھل'' کی زندگی کے حرکی مرحلے moments ہیں، یہ **خیال** کی تجریدی تخلیق ہے اس لئے یہ تمام بذات خود **خیال** کی تجریدی تخلیق ہیں۔ چنانچہ اس قیاسی سوچ میں سب سے خوش کن پہلو تمام حقیقی پھلوں کو وہاں [**خیال** میں] دوبارہ دریافت کرنے میں ہے، بطور ایسے پھلوں کے جن کی اعلیٰ پراسرار اہمیت ہے اور جو آپ کے دماغ کے ایتھر سے پیدا ہوئے ہیں، نہ کہ مادی زمین سے، اور جو ''پھل''، یعنی مطلق مُسند الیہ Subject کی تجسیم ہے۔ اس تجرید سے یعنی **خیال** کی فوق الفطرت تخلیق، ''پھل'' سے اصلی پھلوں کی طرف پلٹتے ہوئے، آپ اس کے برعکس قدرتی پھلوں کو ایک فوق الفطرت اہمیت دے کر انہیں خالص تجرید میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ پھر آپ کی دلچسپی کا محور ''پھل'' کی وحدت کا اس کی زندگی کے مظہرات _ سیب، ناشپاتی، اور بادام _ میں نشان دہی کرنا رہ جاتا ہے، یعنی سیبوں، ناشپاتیوں اور باداموں کے درمیان پراسرار باطنی تعلق کو ظاہر کرنا، کہ ''پھل'' ان میں سے ہر ایک میں کس طرح خود کو باور کرتے ہوئے درجہ بدرجہ اور لازماً ارتقا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اس کے بطور کشمش کے وجود سے اس کے بادام ہونے کے وجود تک۔ چنانچہ عام پھلوں کی اہمیت ان کی قدرتی خاصیتوں میں نہیں، بلکہ ان کے قیاسی خاصے میں ہے جو انہیں 'مطلق پھل' کی منبجِ حیات میں میں واضح مقام دیتا ہے۔

عام آدمی جب سیب اور ناشپاتی کی بات کرتا ہے تو وہ اس کو غیر معمولی بات نہیں سمجھتا۔ جب ایک فلسفی ان کے وجود کا اظہار قیاسی طریقے سے کرتا ہے تو وہ غیر معمولی بات ہوگی۔ اصل قدرتی اشیا، سیب، ناشپاتی وغیرہ وہ اشیا ہیں جو خیال کی غیر حقیقی تخلیق یعنی ''پھل'' سے وجود میں لا کر ایک معجزے کا ظہور کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ ان پھلوں کو خود اپنے تجریدی خیال سے تخلیق کرکے۔ اسے وہ اپنے وجود کے باہر ایک مطلق مُسند الیہ سمجھتا ہے جس کی یہاں ''پھل'' نمائندگی کرتا ہے۔ ہر چیز کے متعلق جس کے وجود کا وہ اظہار کرتا ہے، وہ تخلیق کا عمل سرانجام دیتا ہے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ قیاسی فلسفی اس مسلسل تخلیق کا ارتکاب سیب اور ناشپاتی وغیرہ کے آفاقی حیثیت رکھنے والے خصائص جو حقیقت میں وجود رکھتے ہیں اس طرح پیش کرتا ہے کہ یہ وہ تعیینی خصوصیات ہیں جنہیں اس نے اختراع کیا ہے، حقیقی اشیا کو نام دے جنہیں صرف تجریدی عقل ہی تخلیق کر سکتی ہے۔ ایسا وہ ان چیزوں کو حقیقت کے نام دے کر کرتا ہے جنہیں فقط تجریدی عقل ہی تخلیق کر سکتی ہے، یعنی تجریدی منطق تجریدی فارمولوں کو، اور آخر میں خود اپنے عمل کو جس کے ذریعے وہ سیب کے خیال سے انجیر کے خیال تک سفر کرتا ہے، مطلق مُسند الیہ ''پھل'' کے عمل کا نام دے کے کر حاصل کرتا ہے۔

یہ ابتدائی بیان جناب سزیلیگا کو قابل فہم بنانے کے لئے ضروری تھا۔ اور اب قانون اور تہذیب کے رشتوں کو اسرار کے زمرے میں تحلیل کر کے اور پراسراریت کو ماہیت بناتے ہوئے وہ صحیح قیاسی ہیگلائی بلندیوں تک پہنچتا ہے اور پراسراریت کو خود میں وجود رکھنے والے مُسند الیہ میں ڈھال دیتا ہے جو اپنی تجسیم حقیقی حالتوں اور وجودوں میں اس طرح کرتا ہے کہ زندگی کے تنوع میں نواب زادیاں، اور مارقس، محنت کش عورتیں، قلی، مصدق الاسناد، نیم حکیم، محبت کی سازشیں، ناچ، لکڑی کے

دروازے ہیں۔حقیقی دنیا میں سے ''اسرار'' کے فلسفیانہ اصول کو وجود میں لانے کے بعد وہ اس رمز یے سے دنیا کو وجود میں لاتا ہے۔

جناب سز یلیگیا کی پیشکش میں پر اسراریت کی قیاسی ساخت اور بھی واضح ہو جائے گی کیونکہ انہیں ہیگل پر بلاشرکتِ غیرے دوہری برتری حاصل ہے۔ایک طرف ہیگل ماہرانہ سوفسطائیت سے بذات خود دماغ کی فرضی تخلیق کے عمل کو، یعنی مطلق مُسند الیہ کو بطور ایسے عمل کے پیش کرنے کے قابل ہے جس سے فلسفی حسیاتی ادراک اور متخیلہ کے ذریعے ایک مُسند الیہ سے دوسرے کی طرف گامزن ہے۔دوسری طرف اگر چہ ہیگل اکثر اوقات ایک حقیقی پیشکش کرتا ہے جو بذات خود شے کو قیاسی پیش کش کے اندر اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔قیاسی تبدیلی کے اندر یہ اصلی ارتقا قاری کو گمراہ کر کے سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ وہ قیاسی ارتقا کو حقیقی اور حقیقی کو قیاسی سمجھنے لگ پڑتا ہے۔

جناب سز یلیگیا کے معاملے میں یہ دونوں مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ان کی جدلیات میں منافقت یا ریا کاری نہیں۔وہ اپنی چالیں قابل تعریف ایمانداری اور خوش سلیقہ کھرے پن کے ساتھ چلتے ہیں۔لیکن وہ کسی مقام پر واجب مواد موزوں نہیں کرتے جس وجہ سے ان کی قیاسی ساخت تمام خلل ڈلنے والے لوازمات او مبہم سوانگوں سے پاک ہے اور ذہن کو کھلی خوبصورتی بھاتی ہے۔جناب سز یلیگیا کے کام میں روشن فکر کی تشریح ہے کہ قیاسی ایک طرف اپنے اندر سے عقل مجرد کے اصولوں کے تحت a priori کس طرح چیز تخلیق کرتی ہے کیونکہ دوسری طرف یہ شے پر تعقلی اور فطری انحصاریت کی سوفسطائیت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے، یہ چیز کے ساتھ نہایت غیر تعقلی اور غیر قدرتی بندھن میں بندھ جاتی ہے جس کے حادثاتی اور انتہائی انفرادی اوصاف یہ مطلق طور پر لازمی اور عمومی کے بطور ترتیب دینے کی مکمل طور پر پابند ہے۔

3
تعلیم یافتہ طبقے کا اسرار

ہمیں معاشرے کے سب سے نچلے طبقے، مثال کے طور پر مجرموں کے ٹھکانوں، سراؤں میں سے گزارنے کے بعد، یوجین سو ہمیں کورٹ سینٹ جرمین میں اونچے طبقے کی ایک محفل رقص میں لے جاتا ہے۔

اس تبدیلی کو جناب سز یلیگیا نے درج ذیل انداز میں ترتیب دیا ہے:

''پر اسراریت'' جانچ پڑتال، چھان پھٹک سے چکر دے کر کر بچ نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔جہاں تک کہ یہ مکمل پہیلی، نا قابل فہم اور منفی کے بطور ظاہر ہوا ہے جو حقیقی، صحیح اور مثبت کے برعکس ہے۔اب یہ ثانی الذکر کی طرف اس کے غیر مرئی مافیہا کی صورت میں چلا جاتا ہے۔ایسا کرنے سے یہ جانا جانے کے غیر مشروط امکان سے دست بردار ہو جاتا ہے۔''

''پر اسراریت'' جواب تک ''حقیقی''، ''صحیح'' اور ''مثبت'' یعنی قانون اور تعلیم کے متضاد کے بطور ظاہر ہوئی ہے، اب یہ ثانی الذکر کی طرف پیچھے ہٹ جاتی ہے'' یعنی اقلیم تعلیم میں۔یہ یقیناً پیرس کے لئے پر اسراریت ہے اگر اس کا اسرار نہیں، یعنی اونچا طبقہ تعلیم کی خصوصی اقلیم ہے۔جناب سز یلیگیا جرم کی دنیا سے گذر کر اشرافیہ معاشرے کو نہیں جاتے بلکہ ''اسرار''، تعلیم یافتہ معاشرے کا ''نہ دکھائی دینے والا مافیہا'' اس کا اصلی جوہر، بن جاتا ہے۔اب یہ جناب سز یلیگیا کے ''ایک نیا اچانک موڑ نہیں'' جو کہ اسے اس قابل بناتا ہے کہ مزید جانچ پڑتال کا آغاز کریں۔''اسرار'' جانچ پڑتال سے بچنے کے لئے از خود یہ ''اچانک موڑ'' اختیار کرتا ہے۔

اس کے قبل کہ وہ یوجین سو کے پیچھے پیچھے چل کر وہیں جائے جہاں اس کا [یوجین سو کا] دل اسے لے جاتا ہے ___ یعنی اشرافیہ کہ محفل رقص میں، جناب سز یلیگیا قیاسی منافقانہ موڑ اختیار کرتے ہیں جو ایک عقل محض کی ایک ساخت بن جاتی ہے۔

''کوئی بھی فطری طور پر پیش بینی کر سکتا ہے کہ ''اسرار'' اپنے چھپنے کے لئے کتنے سخت خول کا انتخاب کرتا ہے، لگتا ھے ، درحقیقت، کہ یہ نا قابل تسخیر دخول پذیری ہے.....کہ.....پس یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ عمومی طور پر...تاہم یہاں مغز [اصلی بات] کو اٹھانے کے لئے ایک نئی کوشش ناگزیر ہو جاتی ہے۔

بالکل جناب سز یلیگیا اس کے لئے یہاں تک جاتے ہیں کہ

''مابعد الطبعیاتی مضمون ''اسرار'' اب آگے بڑھتا ہے، سبک، پر اعتماد اور زندہ دل''

اشرافیہ معاشرے کو ''اسرار'' میں تبدیل کرنے کے لئے جناب سز یلیگیا ہمیں ''تعلیم'' کے بارے غور و فکر کے لئے مواد مہیا کرتے ہیں۔وہ فرض کرتے ہیں کہ اشرافیہ معاشرے میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جنہیں کوئی بھی آدمی اس میں نہیں ڈھونڈے گا، تا کہ بعد میں یہ ''اسرار'' جانے کہ اس میں یہ خصوصیات ہیں ہی نہیں۔پھر وہ اپنی دریافت کو بطور تعلیم یافتہ معاشرے کے ''اسرار'' کے بطور پیش کرتے ہیں۔مثال کے طور پر جناب سز یلیگیا سوچتے ہیں کہ آیا ''عمومی'' عقل، (کیا ان کا موقف قیاسی منطق ہے) ''ڈرائنگ روم کی گفتگو'' کے مافیہا کو تشکیل دیتی ہے، آیا ''محبت کا پیمانہ اور آہنگ'' اکیلے ہی اس کو ''مربوط کل'' بنا دیتے ہیں، آیا ''جسے ہم عمومی تعلیم کہتے ہیں 'عمومی' ابدی اور خیالی کی شکل ہے، یعنی، جسے ہم تعلیم کہتے ہیں، دراصل ایک مابعد الطبعیاتی فریب ہے۔جناب سز یلیگیا کے لئے اپنے سوالات کے لئے خانقاہی جواب کی پیش گوئی مشکل نہیں:

''تاہم .... یہ امید رکھنی چاہیے کہ جواب نفی میں ہوگا۔''

یوجین سو کے ناول میں نچلے طبقے سے اشرافیہ طبقے میں جانا ناول میں معمول کی تبدیلی ہے۔رڈالف، جیرولڈسٹین کا شہزادہ، اپنے بہروپوں کی وجہ سے معاشرے کے نچلے طبقے میں داخل ہو سکتا ہے تو اس کا خطاب اسے اونچے تریب طبقوں تک رسائی دیتا ہے۔اشرافیہ کی محفل رقص کو جاتے ہوئے وہ کسی طرح بھی ہم عصر زندگی کے تضادات میں گم نہیں ہوتا ہے، وہ اپنے بہروپوں کے تضادات کو دلچسپ اور ہیجان آور سمجھتا ہے۔وہ اپنے مطیع ساتھیوں کو بتاتا ہے کہ وہ مختلف حالتوں میں خود کس طرح

غیر معمولی طور پر دلچسپی اور توجہ کا حامل پاتا ہے:

''میں ان تضادات کو کافی دلچسپ پاتا ہوں: ایک دن ایک پنکھوں کو رنگنے والے رنگ ساز نے ریو آگس فیویس (reue aux Feves) میں ایک جھونپڑا بنایا، آج صبح ایک فروش کار نے مادام پیپلا کو منقیٰ کی کالی شراب پیش کی، اور اس شام..... مراعات یافتہ لوگوں میں سے ایک جو خدا کی مہربانی سے دنیا پر حکم رانی کرتے ہیں'۔

جب تنقیدی تنقید کو رقص کے کمرے میں لے جایا جاتا ہے تو یہ اس طرح نغمہ سرا ہوتی ہے:

میرے ہوش وحواس مجھ سے دور چلے جاتے ہیں

یہاں بادشاہوں کے درمیان

ناتجربہ کار، خوش اعتقاد، تنقیدی دیہاتی پادری! صرف تمہاری تنقیدی ہوشیاری تمہیں پیرس کے شاندار ناچ گھر میں ایسی ''کیفیت'' تک لے جاسکتی ہے جس میں تم ''انسان کے سینے میں خدائی موجودگی کے معجزے'' میں یقین رکھ سکتے ہو، اور پیرس کی شیرینیوں میں ''فوری آئیڈیل'' اور مادی فرشتے دیکھتے ہو!

اپنی سادہ لوح مسکہ بازی میں تنقیدی پادری ''حسیناؤں میں حسین ترین'' کلیمن ڈی ہاروائل اور کاؤنٹیس سارہ میکریگور کی باتیں سنتا ہے۔ یہ اندازہ لگانا آسان ہے کہ وہ ان سے کیا سننا چاہتا ہے:

ہم کون سے طریقے سے پیارے بچوں کے لئے رحمت اور خاوند کے لئے بھرپور خوشی ہوسکتی ہیں!''.... ہم متوجہ کراتی ہیں..... ہم حیران ہوتی ہیں...... ہم اپنے کانوں پر اعتبار نہیں کرتیں....''

جب پادری کو یہ سن کر مایوسی ہوتی ہے تو ہم باطنی بدنیتی پر مبنی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ خواتین نہ ''رحمت'' نہ ''[روحانی] بالیدگی'' نہ ہی ''عمومی خیال'' پر گفتگو کرتی ہیں بلکہ ان کا موضوع مادام ڈی ہاروائل کی اپنے خاوند سے بے وفائی ہے۔''

ہمیں خواتین میں سے کاؤنٹیس میگلریکور کے متعلق مندرجہ ذیل موہوم انکشاف ہوتا ہے:

''وہ اتنی من چلی تھی کہ خفیہ شادی کر کے ایک بچے کی ماں بن گئی۔''

کاؤنٹس کے من چلے جذبے سے ناخوشگوار طور پر متاثر ہو کر جناب سزیلیگیا اس کے لئے سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں:

''ہم دیکھتے ہیں کہ کاؤنٹیس کی تمام جدوجہد اس کے ذاتی، خود غرضانہ فائدے کے لئے ہے۔''

واقعی، وہ اس کے مقصد کے حصول سے کسی اچھائی کی توقع نہیں رکھتا___ گیرولڈسٹین کے شہزادے سے شادی:

''جس سے متعلق ہم کسی طرح امید نہیں رکھتے کہ اس سے وہ شہزادہ گیرلڈسٹین سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی رعایا کو فائدہ پہنچائے گی۔''

مذہبیاتی نقطہ نظر رکھنے والا لعن طعن سے بھرپور اپنے خطبے کا اختتام کچھ اس طرح کرتا ہے:

''سارا (من چلی خاتون)'' اتفاقاً کو اس روشن حلقے سے بمشکل استثنیٰ کیا جاسکتا ہے اگرچہ وہ اس کی چوٹیوں میں سے ایک ہے۔''

''اتفاقی طور پر''! ''بمشکل''! ''اگرچہ''! اور کیا ''دائرے'' کی چوٹی ایک نرالی بات نہیں؟

باقی کے دو آئیڈیل کرداروں یعنی مارکولیس ڈی ہارڈائل اور ڈچس لوسینسی کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے:

''ان میں سکون قلب کی کمی ہے۔'' انہیں شادی میں محبت کا وجود نہیں ملا چنانچہ وہ اسے شادی کے علاوہ ڈھونڈتے ہیں، شادی میں محبت ان کے لئے اسرار رہی، اور محبت کی ناگزیر ترغیب اس اسرار کو سلجھانے پر مجبور کرتی ہے، سو وہ مخفی محبت کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ ان بغیر ''محبت کی شادی کے شکار'' لوگوں کو اپنی مرضی کے خلاف مجبوراً کسی بیرونی چیز سے اپنے پیار کو پست کرنا ہوتا ہے، ایک نام نہاد معاشقے اور رومانوی رازداری، کے لئے باطنی، زیادہ مسرت دینے والے محبت کے لازمی عنصر کو قربان کرنا پڑتا ہے۔''

اس جدلیاتی دلیل کی اہلیت کا اندازہ اور بھی اعلیٰ سطح پر ہونا ہے کیونکہ اس کا اطلاق عمومی نوعیت کا ہے۔

مثال کے طور پر وہ جسے گھر میں شراب پینے کی اجازت نہیں لیکن شراب پینے کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو پینے کی ''شے'' کو گھر سے ''باہر'' ڈھونڈتا ہے اور اس لئے ''مخفی شراب'' نوشی شروع کر دیتا ہے۔ وہ واقعی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ رازداری شراب نوشی کا ایک اہم عنصر ہے۔ اگرچہ وہ شراب کو پست مقام دے کر صرف ''بیرونی'' بے اثر چیز نہیں بنا دے گا، جیسا کہ خواتین نے جو کچھ محبت کے ساتھ کیا، کیونکہ جناب سزیلیگیا کے مطابق یہ محبت نہیں ہے، بلکہ محبت کے بغیر شادی ہے، کہ وہ اس کو اس کی اصلی حالت تک، کسی خارجی چیز تک، ایک نام نہاد معاشقے کی حد تک پست کر دیتے ہیں۔

جناب سزیلیگیا پھر پوچھتے ہیں: ''محبت کا اسرار کیا ہے؟

ابھی ہم نے قیاسی ساخت میں دیکھا کہ ''اسرار'' اس نوعیت کے پیار کا ''جوہر'' ہے اب یہ کیسے ہے کہ ہم اس کے اسرار کے اسرار، جوہر کے جوہر کی جستجو میں آئے ہیں؟

''گھنی جھاڑیوں میں سایہ دار درخت نہیں۔'' پادری خطیبانہ انداز میں اونچا بولتا ہے، ''نہ چاندنی رات کی نیم تاریکی،'' نہ ہی قیمتی پردوں اور پوشش کی مصنوعی نیم تاریکی، اور نہ بربط اور ارغنون کے وجد طاری کر دینے والے سر، اور نہ ہی ممنوعہ کی کشش....''

پردے اور پوشش! نرم اور وجد طاری کر دینے والے سُر! یہاں تک کہ ارغنون! قابل احترام پادری کو گرجے کے متعلق سوچنا بند کرنے دو! محبت کی ملاقات کی جگہ پر ارغنون کون لائے گا؟

''یہ تمام'' (پردے، پوشش اور ارغنون) ''واحد پراسراریت ہے''۔

اور کیا اسراریت محبت کی اسراریت کا ''اسرار'' نہیں؟ کسی بھی طرح نہیں! اس میں اسراریت نفس پرستی کی وہ طاقت ہے جو اکساتی ہے، جو مخمور کرتی ہے، جو وجد طاری

کرتی ہے۔''

نرم اور وجد طاری کرنے والے ''سروں میں' پادری کے پاس پہلے ہی وہ کچھ ہے جو وجد طاری کرتا ہے۔ اگر وہ محبت کی ملاقات کی جگہ پر پردوں اور ارغنون کی بجائے کچھوے کا سوپ اور شیمپین لاتا، ''اکساہٹ اور خمار'' نے بھی وہاں ہونا تھا۔

معزز پادری صاحب دلیل دیتے ہیں، ''یہ سچ ہے کہ ہم نفس پرستی کی طاقت کا اعتراف نہیں کرنا چاہتے، ؛لیکن اس کی ہم پر اتنی زیادہ گرفت صرف اس لئے ہے کہ اسے ہم اپنے اندر سے باہر نکال پھینکتے ہیں اور اسے اپنی فطرت کے طور پر شناخت نہیں کرتے، پھر ہم اس وقت غلبہ پانے کی حالت میں ہوں گے جب یہ دلیل، سچی محبت اور قوت ارادی کی قیمت پر اپنا حق جتائے۔''

پادری ہمیں قیاسی علم الٰہیات کی طرز پر نصیحت کرتا ہے کہ ہم نفس پرستی کو اپنی فطرت کے طور پر پہچانیں تا کہ بعد میں اس پر غالب آسکیں، یعنی اس کی پہچان سے لاعلمی کا اظہار کر دیں۔ درست، وہ اس پر اس وقت غالب آنا چاہتا ہے جب یہ 'عقل' کے عوض اپنا حق جتائے___ قوت ارادی اور محبت، نفس کے برعکس صرف قوت ارادی اور اور خیــال سے محبت ہیں۔ غیر قیاسی عیسائی بھی نفس کو اس حد تک پہچانتا ہے جب تک یہ سچے خیال کے عوض اپنا حق نہیں جتاتی، یعنی ایمان، سچی محبت، یعنی خدا کی محبت، صحیح قوتِ ارادی یعنی عیسیٰ میں قوت۔

پادری جب مندرجہ ذیل کو جاری رکھتا ہے تو اس کا مفہوم فوری طور پر عیاں ہو جاتا ہے۔

اگر محبت، شادی اور عمومی اخلاقیات کا اہم جز و نہ رہے تو نفسانی محبت، اخلاقیات، تعلیم یافتہ معاشرے کا اسرار بن جاتا ہے.....نفسانی محبت، اپنے دونوں محدود معنوں میں، جب یہ اعصاب میں لرزہ اور رگوں میں آگ کا دریا بن جاتی ہے۔ اور وسیع معنوں میں، جب یہ روحانی طاقت کی شبیہ بن جاتا ہے، طاقت کا نشہ، جاہ طلبی، ناموری کی خواہشیں...کاؤنٹس ملگر یگر نمائندہ ہے آخر الذکر کا مطلب ہے، تعلیم یافتہ نفسانی خواہش کا اسرار۔''

پادری نے بالکل درست بات کہی ہے۔ نفس پر قابو پانے کے لئے سب سے پہلے رگوں میں بہاؤ اور خون کی گردش پر قابو پانا چاہئے۔ جناب سزیلیگیا کو یقین ہے کہ ''محدود'' کے ان معنوں میں زیادہ گرمی رگوں میں دوڑتے گرم خون سے آتی ہے۔ ''گرم خون والے جانور اپنے خون کے درجہ حرارت کی وجہ سے ایسے بن جاتے ہیں کیونکہ ان کے جسم کا درجہ حرارت معمولی ردوبدل کے ساتھ یکساں رہتا ہے۔ جونہی رگوں میں بہاؤ نہ رہے اور نسوں میں خون گرم نہ ہو تو ''یہ گنہگار جسم'' جو ہوس کا منبع ہے ایک لاش بن جاتا ہے اور روح بغیر رکاوٹ کے ''عمومی خیال'' ''سچی محبت'' اور پاکیزہ اخلاقیات'' کے بارے میں گفتگو کر سکتی ہے۔ پادری نفسانی محبت کو اس حد پست کرتا ہے کہ اسے تحریک دینے والے تمام عوامل کو رد کر دیتا ہے___ خون کی تیز گردش، جو یہ ثابت کرتی ہے کہ انسان شدید بلغمی مزاج کی وجہ سے محبت نہیں کرتا، اعصابی لہریں اس عضو کو دماغ سے ملاتی ہیں جو شہوانی خواہش کا سبب ہے۔ وہ سچی شہوانی محبت کو میکانکی secretio seminis میں محدود کر دیتا ہے اور ایک بدنام جرمن پادری سے توتلی بحث کرتا ہے:

''شہوانی محبت کے واسطے اور نہ ہی جسم کی ہوس کے لئے، لیکن کیونکہ خدا نے کہا ''بڑھاؤ اور ضرب دو۔''

آیئے! اب ہم قیاسی ساخت کا یوجین سو کے ناول سے موازنہ کرتے ہیں۔ محبت کے راز پر جو پیش کیا گیا ہے وہ شہوانی خواہش نہیں بلکہ اسرار، مہم، رکاوٹیں، خدشات، خوف اور خصوصی طور پر ممنوع کی کشش ہے۔

''عورتیں ایسے مردوں کو اپنے عاشق کے بطور کیوں لے لیتی ہیں جو ان کے خاوندوں سے کم تر حیثیت کے ہوں! کیونکہ محبت کے طلسم کی سب سے بڑی کشش ثمر ممنوع کی شہوت انگیز کشش ہے۔...مان لیں کہ اگر خدشات، تشویش، مشکلات، اسرار...اور خطرات کو اس محبت سے الگ کر لیا جائے تو کچھ بھی نہیں یا بہت کم بچتا ہے یعنی عاشق...اپنی اصلی سادگی میں...ایک لفظ میں...کم و بیش یہ اس آدمی کی مہم جوئی ہو گی جس سے پوچھا گیا تھا ''تم اس بیوہ سے جو تمہاری داشتہ ہے شادی کیوں نہیں کر لیتے؟'' ''صد افسوس، میں اس بارے میں کافی غور کر چکا ہوں۔'' اس نے جواب دیا، ''لیکن، پھر میں نہیں جانتا کہ میں اپنی شامیں کہاں گزاروں گا۔''

جبکہ جناب سزیلیگیا نے واضح طور پر لکھا ہے کہ محبت کا اسرا صرف ممنوع کی کشش نہیں ہے، یوجین سو نے بھی اسی طرح واضح لکھا ہے یہ ''محبت کا طلسم عظیم'' ہے اور تمام مہموں extra muros کی وجہ ہے۔ ''محبت میں تجارت کی طرح امتناع اور سمگلنگ نا قابل علیحدگی ہیں۔

اسی طرح یوجین سو اپنے منطق والے مبصر کے برخلاف اپنے نظریے پر قائم ہے کہ،

''بہانہ بازی، مکر، اسرار اور سازش کو پسند کرنے کی طرف عورت کا جھکاؤ اس کا بنیادی رجحان، قدرتی جھکاؤ اور جبلی فطرت ہیں۔

یوجین کی سراسیمگی کی وجہ یہ ہے کہ یہ جھکاؤ اور پسندیدگی شادی کے خلاف ہے۔ اسے عورت کی جبلتوں کو مزید بے ضرر اور با مقدس اطلاق دینا چاہئے۔

جناب سزیلیگیا، کاؤنٹس میلگر یگر کو اس قسم کے نفس کا نمائندہ بناتے ہیں جسے ''روحانی طاقت کے ارتقا'' کا ظاہر کہا گیا ہے، لیکن یوجین سو کے مطابق وہ ''تجریدی عقلکی مظہر'' ہے۔ اس کی ''جاہ طلبی'' اور ''غرور''، نفس کی ہیئتیں ہیں ہی نہیں اور وہ اس تجریدی عقل کی پیداوار ہیں جو شہوانی خواہش سے مکمل طور پر خود مختار ہے۔ اسی لئے یوجین سو واضح طور پر کہتا ہے کہ:

''محبت کی آگ کی قوت محرکہ اس کی منجمد چھاتیوں کو پگھلا نہ سکی، نہ ہی دل یا حواس کی حیرت اس مکار، خود غرض، جاہ طلب عورت کی بے رحم چالاکیوں کو الٹ پلٹ سکیں۔''

اس عورت کا بنیادی کردار تجریدی خیال کی انا میں چھپا ہے جو ہمدردانہ حواس کی اذیت میں کبھی مبتلا نہیں ہوا اور جس پر خون کا کوئی اثر نہیں۔ چنانچہ اس کی روح کو ''خشک'' اور ''سخت'' بیان کیا گیا ہے، اس کا دماغ چابکدستی سے فاسق، اس کا کردار ''فریبی'' اور جو تجریدی خیال والے انسان کا خاصہ ہے___ یعنی ''مطلق'' اس کی منافقت عمیق___ اتفاقاً، یہ بات غور کرنے والی ہے کہ یوجین سو نے کاؤنٹس کے کیریر کو اسی احمقانہ طریقے سے تحریک دی ہے جس طرح زیادہ تر کرداروں کو۔ ایک بوڑھی نرس اس کے ذہن میں ڈالتی ہے کہ وہ سر پر تاج پہنے۔ اس بات سے قائل ہو کر وہ شادی کے ذریعے تاج حاصل کرنے کے سفر پر نکلتی ہے۔ آخر کار وہ ایک معمولی

جرمن شہزادے کو Crown Head کہنے کی بے اصولی کا ارتکاب کرتی ہے۔

نفس کے خلاف زہر اگلنے کے بعد ہمارا تنقیدی سنت ہمیں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہے کہ یوجین سو نے اونچے معاشرتی طبقے سے ناچ کے ذریعے ہمارا تعارف کیوں کرایا ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جو تمام فرانسیسی ناول نگاروں نے استعمال کیا ہے جبکہ انگریز اکثر اوقات اسے شکار گاہ یا دیہاتی محلوں کے ذریعے کرتے ہیں۔

''اس کے (یعنی جناب سزیلیگیا کے) نظریے کے لئے وہاں یہ لاتعلق نہیں ہوسکتا (جناب سزیلیگیا کی ساخت میں)'' اور محض اتفاقی بھی نہیں کہ یوجین سو ہمیں ناچ پر معاشرے کے اونچے طبقے سے متعارف کراتا ہے۔''

اب گھوڑے کی لگام ڈھیلی کر دی گئی ہے اور وہ تیزی سے دلکی چلتا ہوا اختتامیوں کے ایک سلسلے میں سے گذرتا، مرحوم ولف کی یاد دلاتے ہوئے اپنے انجام کی طرف رواں ہے۔

''ناچ''، شہوانی خواہش کا بطور پر اسراریت ایک عام اظہار ہے۔ فوری رابطہ، دونوں جنسوں کا گلے ملنا (؟) ناچ میں جوڑا بننا ضروری ہے کیونکہ ظاہر کے باوجود اور واقعی (واقعی مسٹر پادری!) واضح طور پر محسوس کیا گیا خوشگوار احساس، جسیسنسی خیز لمس اور گلے لگنا نہیں سمجھا جاتا (لیکن غالباً بطور آفاقی خیال کے ساتھ جڑا ہوا گردانا جاتا ہے؟)

اور پھر ایک اختتامیہ فقرہ جو ناچنے کی بجائے ڈگمگاتا ہے۔

''اگر یہ واقعی اسے اسی نوعیت کا گردانا جاتا اور اس پر اسی طرح غور کیا جائے تو یہ سمجھنا ناممکن ہو جائے گا کہ معاشرہ ناچ کے معاملے میں اتنا نرم کیوں ہے۔ اس کے برعکس، یہ ہر اس چیز کی اتنی سختی سے مذمت کرتا ہے اگر اس کی کسی اور جگہ اُتنی ہی آزادی سے نمائش کی جائے اور اسے اخلاقیات اور شرم وحیا کے حوالے سے ناقابل معافی جرم کی حیثیت سے دہکتی سلاخوں اور بے رحم خوانچوں سے سرزنش کرتا ہے۔

قابل احترام پادری یہاں کانکت اور پولکا (ناچ کی اقسام، مترجم) کی بات کرنے کی بجائے عمومی طور پر ناچنے کی بات کرتا ہے۔ ناچنے کے رمزیے جو اس کے تنقیدی کاسہ سر کے علاوہ کہیں اور نہیں ناچا جاتا۔ اسے پیرس میں شامیئر پر ایک رقص دیکھنے دیں، اس کی عیسائی جرمن روح بے باکی، غیر محتاط پن، بجیلی شوخی اور ان بے انتہا شہوانی حرکات کی موسیقی کی وجہ سے آپے سے باہر ہو جائے گی۔ اس کی اپنی ''واقعتاً عقلمندانہ خوشگوار سنسنی'' اسے یہ ''ادراک'' دے گی کہ ''یہ حقیقتاً سمجھنا ناممکن ہو جائے گا کہ رقاص خود کیوں، جبکہ اس کے برعکس وہ ''ناظر کو غیر محتاط انسانی شہوانی پن کا نظارہ کراتا ہے'' جس کا اگر کہیں بھی اس طرح مظاہرہ کیا جائے'' مثلاً جرمنی میں تو ''اسے ناقابل معافی جرم سمجھ کر رد کر دیا جائے گا''، وغیرہ، وغیرہ۔ کم از کم وہ رقاص خود اپنی ہی نظروں میں ہونے چاہئیں بلکہ ہو بھی سکتے ہیں، ضرورت کے تحت نہیں ہوسکتے اور ضروری بھی نہیں کہ شہوانی انسان ہوں!!

نقاد ہمیں ناچ سے صرف اس کے جوھر کی وجہ سے متعارف کراتا ہے۔ اسے بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اس سماجی اجتماع پر ناچ ہو رہا ہے لیکن یہ صرف اس کے تخیل میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یوجین سو ناچ کے بیان کرنے میں ایک لفظ بھی نہیں کہتا۔ وہ رقاصوں کی بھیڑ میں خلط ملط نہیں ہوا۔ وہ اس اجتماع کو بہانہ بنا کر اونچے طبقے، اشرافیہ کے اپنے کرداروں کو اکٹھا کرتا ہے۔ مایوسی میں 'تنقید' اس کی مدد کو آ کر اس کی کمی پوری کرتی ہے اور اس کی خیال آفرینی اجتماع کے واقعات کی تفصیل مہیا کرتی ہے۔ اگر، جیسا کہ تنقید میں کہا گیا ہے، یوجین سو کو مجرموں کی پناہ گاہوں اور زبان سے بالواسطہ دلچسپی نہیں تھی، وغیرہ، دوسری طرف جسے وہ خود تو نہیں لیکن اس کا ''خیال آفرین'' نقاد بیان کرتا ہے یقیناً اس میں اس کی لامحدود دلچسپی ہے۔

ہم آغاز کرتے ہیں:

حقیقتاً ملنسار] بننے کا] طور طریقہ اور ڈھب_ اُس انتہائی غیر قدرتی شے کا راز_ قدرت کی طرف مراجعت کا راز ہے۔ اسی لئے تعلیم یافتہ معاشرہ میں سسلی جیسے انسان کا ظہور بجلی کے کوندے کی طرح تھا اور وہ غیر معمولی کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ وہ غلاموں کے درمیان ایک ان پڑھ غلام تھی اور زندگی کا واحد ذریعہ جس پر وہ انحصار کرسکتی تھی وہ اس کی فطرت ہے۔ اچانک اسے دربار میں منتقل کر دیا جاتا ہے جہاں اسے اس کے دباؤ اور ضابطے کا پابند ہونا پڑتا ہے۔ وہ جلد ہی، آخر الذکر کے راز کو سمجھنا شروع کر دیتی ہے۔ اس کُرّے کو وہ لازماً اپنے قابو میں رکھ سکتی تھی کیونکہ اگر اس کے پاس کوئی طاقت تھی تو اپنی فطرت کی طاقت، اور اس فطرت میں عجیب جادو تھا۔ لازم تھا کہ سسلی اپنے آپ کا اور دوسروں کا فرق بھلا دے۔ سابقاً جبکہ وہ ایک غلام تھی، اس کی اسی فطرت نے اسے طاقت ور آقا کی گھٹیا طلب کے خلاف مدافعت کرنا اور اپنے پیار کو وفادار رہنا سکھایا۔ سسلی تعلیم یافتہ معاشرے کے افشا کا اسرار ھے۔ آخر کار رد کی ہوئی حسیات رکاوٹوں کو توڑ کر پانی کی لہروں کی طرح آگے بڑھ جاتی ہیں''۔ وغیرہ۔

سزیلیگیا کے وہ قاری جنہوں نے سو کا ناول نہیں پڑھا وہ سیسلی کو بیان کئے ہوئے ناچ کی شیرنی سمجھتا ہے۔ ناول میں وہ جرمنی کی قید میں ہے جبکہ رقص پیرس میں جاری ہے۔

سسلی، بطور غلام، حبشی ڈاکٹر ڈیوڈ، جسے وہ شدت سے پیار کرتی ہے، کی وفادار رہتی ہے۔ اس کی وجہ اس کے مالک مسٹر ولسن کا رویہ ہے جس کی خواہش میں ظالمانہ شدت ہے۔ اس کے ایسی بے راہروی کی زندگی کی طرف رجوع کرنے کی وجہ بہت سادہ ہے۔ ''یورپین دنیا میں منتقلی کے بعد اسے ایک حبشی سے ساتھ شادی پر 'خجالت' ہوتی ہے۔ جرمنی میں آنے کے فوراً بعد ایک مکار آدمی اسے ورغلاتا ہے اور اس کا ''انڈین خون'' اپنے رنگ پر آ جاتا ہے۔ منافقانہ طور پر ایم سو اچھے اخلاق اور آسان تجارت کی وجہ سے اسے قدرتی کجروی کہنے پر مجبور ہے۔

سسلی کے دوغلے نسل کا ہونے ہی میں اس کا راز ہے۔ اس کے نفس کا راز منطقہ حارہ کی گرمی میں ہے۔ پارنی Parny نے ایلینور کے دلنشین مصرعوں کو گا کر دوغلوں کی تعریف کی۔ سو سے او پر سمندری قصے بیان کرتے ہیں کہ وہ ملاحوں کے لئے کتنی خطرناک ہیں۔

''سیسلی اس جلتے ہوئے نفس کی تجسیم ہے جسے صرف منطقہ حارہ کی آگ جلا سکتی ہے۔ ہر کسی نے ان رنگدار لڑکیوں کے متعلق سنا ہے جو غارت گر ہیں، یورپ

کے لوگوں کے لئے ،ان سحر آفرین خون چوسنے والی چمگاڈروں سے جو اپنے نشانے کو ترغیب دے کر مدہوش کر دیتی ہے اور اسے بے بس کر دیتی ہیں، اور اب جت پاس کچھ نہیں بچتا؛ جیسے کہ ملک کا مشہور محاورہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس پینے کو آنسو اور چبانے کے لئے دل بچ جاتا ہے۔''

سیسلی اشرافیہ کے طریقے پر تعلیم حاصل کرنے والے لوگوں پر اس طرح کا جادوئی اثر پیدا کرنے سے بہت دور تھی۔

سیسلی جیسی عورتوں کا اچانک اثر پڑ جاتا ہے۔ یا خ فیرانہ جیسے شدید شہوانی خواہشات والے آدمی پر اس کا جادو لا محدود ہوتا ہے۔''

یا خ فیرانہ جیسے لوگ عمدہ معاشرے کے کب سے نمائندے بن گے؟ لیکن تنقیدی تنقید کے لئے لازم ہے کہ قیاسی طور پر سیسلی کو زندگی کے عمل میں مطلق اسرار کا عنصر بنائے۔

4

پرہیز گاری اور راست بازی کا اسرار

یہ درست ہے پر اسراریت جب یہ تعلیم یافتہ طبقے کی ہو صنعت تضاد سے داخلی دائرے کی طرف ہٹ جاتی ہے پھر بھی اعلیٰ طبقے کے اپنے خصوصی حلقے میں جس میں یہ مقدس کو محفوظ رکھتی ہے۔ یہ 'گویا کہ ایسا ہو' کہ مقدسوں کے مقدس کی عبادت گاہ ہے۔ لیکن جو لوگ آگے کے حصے میں ہیں ان کے لئے یہ عبادت گاہ بذات خود پر اسراریت ہے۔ چنانچہ تعلیم اپنی خاص حالت میں عام لوگوں کے لئے وہی چیز ہے جو کچھ تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے عریانی''۔

اگرچہ یہ ایک دفعہ پھر درست ہے کہ گویا کہ ، لہٰذا___ یہ وہ جادوئیکنڈے ہیں جو قیاسی استدلال کی زنجیر کو جوڑے ہوتی ہیں۔ جناب سز یلیگیا نے پر اسراریت کو مجرموں کی دنیا سے نکال کر اعلیٰ طبقے میں داخل ہونے میں مدد دی ہے۔ اب انہیں اس کی اس طرح تشکیل کرنا پڑی کہ اعلیٰ طبقے کے اپنے مخصوص حلقے ہوتے ہیں اور ان حلقوں کے اسرار لوگوں کے لئے اسرار ہیں۔ جن جادوئی کتابوں ذکر کیا جا چکا ہے، اس تشکیل کے علاوہ، اس تعمیر کے ضروری ہے کہ اس حلقے کو عبادت گاہ میں بدل دیا جائے اور غیر اشرافیہ طبقے کو عبادت گاہ کے باہری حصے میں رہنے والے لوگوں میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دفعہ پھر یہ پیرس کے لئے پر اسراریت ہے کہ بورژوا طبقے کے تمام دائرے اعلیٰ طبقے کی عبادت گاہ میں باہر جگہ پر رہنے والے لوگ ہیں۔

جناب سز یلیگیا دو مقاصد کے تعاقب میں ہے۔ اولاً اسرار جو اعلیٰ طبقے کے مخصوص حلقے کا جز و لاینفک بن چکا ہے، لازماً ''دنیا کا مشترک خاصہ'' قرار دیا جائے۔ ثانیاً مصدق الاسناد یاک فیرنڈ کو لازمی طور پر پر اسراریت کی زندگی میں رابطہ قرار دیا جائے۔ جناب سز یلیگیا اس طرح دلائل دیتے ہیں:

''تعلیم ابھی تک تمام جاگیروں اور رتبوں کو اپنے حلقے میں لانے کی اہلیت اور خواہش نہیں رکھتی۔ صرف عیسائیت اور اخلاقیت زمین پر آفاقی سلطنتوں کی بنیاد رکھنے کی اہل ہیں۔''

جناب سز یلیگیا تعلیم اور تہذیب کو اشرافیہ تعلیم کے ساتھ ہم آہنگکر تے ہیں۔ اسی لئے انہیں نظر نہیں آیا کہ صنعت اور تجارت نے عیسایت، اخلاقیات، خانگی خوشی اور شہری بہبود سے الگ آفاقی مملکتیں قائم کر لی ہیں۔ لیکن ہم مصدق الاسناد یاک فرانڈ کی طرف کیسے آتے ہیں؟ بہت سادہ سی بات ہے۔

جناب سز یلیگیا عیسایت کو ایک انفرادی خوبی، پرہیز گاری میں ڈھال دیتے ہیں اور اخلاقیات کو دوسری خوبی یعنی انفرادی راست بازی میں۔ وہ ان دونوں خاصیتوں کو ایک آدمی میں یکجا کر کے اسے مشرف بہ عیسایت یاک فراند کا نام دیتے ہیں کیونکہ وہ ان خاصیتوں سے عاری ہے اور دکھاوے کے لئے ان کے موجود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس طرح پاک فرنانڈ ''راست بازی اور پرہیز گاری کی پر اسراریت'' بن جاتا ہے۔ دوسری طرف اس کا عہد نامہ دکھاوے کی پرہیز گاری اور راست بازی کی پر اسراریت ہے، لہٰذا اب یہ مزید پرہیز گاری اور راست بازی کی پر اسراریت نہیں۔ اگر تنقیدی تنقید نے قیاسی طور پر یہ چاہا ہوتا کہ اس صحیفے کو پر اسراریت بنا دیا جائے تو اسے چاہئے تھا کہ دکھاوے کی پرہیز گاری اور راست بازی کو اس عہد نامے کی پر اسراریت بنا دیتا، نہ کہ اس کے الٹ یعنی عہد نامے کو دکھاوے کی پرہیز گاری کا اسرار۔

جبکہ مصدق الاسناد کے پیرس کالج نے یاں فراند کو اپنے خلاف ایک گھناؤنی سازش جانا اور تھیٹر کے سنسر کے ذریعے پیرس کی پر اسراریت'' کے سٹیج ڈرامے سے اس کردار کو خارج کرا دیا۔ تنقیدی تنقید جس وقت ''ہوائی سلطنت کے نظریات سے تکرار'' کی حالت میں ہو تو اسے پیرس کے مصدق الاسناد میں پیرس کا ایک مصدق الاسناد نہیں نظر آتا بلکہ مذہب، اخلاقیات، راست بازی اور خدا پرستید کھائی پڑتی ہے۔ مصدق الاسناد لی ہون کے مقدمے سے اسے سبق حاصل کرنا چاہئے تھا۔ یوجین سو کے ناول میں مصدق الاسناد کا مقام اس کے سرکاری مقام کے ساتھ بہت قریب سے جڑا ہوا ہے۔

''مصدق الاسناد کا دنیاوی سلطنت میں وہی مقام ہے جو پادریوں کا روحانی میں، وہ ہمارے رازوں کے امانت والے ہیں۔''

مصدق الاسناد لامذہبی معترف confessor ہے۔ وہ پیشے کے اعتبار سے راسخ العقیدہ ہے۔ بقول شیکسپیئر ''ایمانداری راسخ العقیدہ پن'' نہیں۔ وہ ایک ہی وقت میں تمام مقاصد کے درمیان دلال go-between ہے اور تمام شہری سازشوں اور منصوبوں کا کارساز۔

مصدق الاسناد فراند کے سلسلے میں جس کی تمام تر پر اسراریت اس کی منافقت اور پیشے پر مشتمل ہے، اس کے بارے میں ہم نے ابھی کوئی پیش رفت نہیں کی ہے۔ لیکن سنیے۔

''مصدق الاسناد کے معاملے میں اس کی پر اسراریت منافقت اور اس کے پیشے میں ہے، تو یہ لگتا ہے کہ ہم نے ابھی کوئی بات آگے نہیں بڑھائی۔ لیکن ذرا سنئے۔

''اگر مصدق الاسناد کے لئے منافقت ہی مکمل شعور کا معاملہ ہے، اور مادام رولینڈ کے لئے، گویا کہ جبلت، تو دونوں کے درمیان ایسے لوگوں کا جم غفیر ہے جو اسرار کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا اور غیر ارادی طور پر پہنچنے کا آرزومند بھی ہے۔ یہ کوئی اوہام پرستی نہیں جو ہر بڑے اور چھوٹے کو عطائی ڈاکٹر براڈا امانتی (ایبے پولی ڈاری) کی تاریک

رہائش گاہ تک لے جاتی ہے۔نہیں، یہ پراسراریت کی تلاش ہے تاکہ وہ خودکو دنیا کے آگے ثابت کرسکیں۔

''بڑے اور چھوٹے'' پولیڈوری کے ہاں اس لئے گروہ در گروہ اکٹھے نہیں ہوتے تاکہ حتمی پراسراریت کو ثابت کرسکیں جو ساری دنیا کے لئے حق بجانب ہو، بلکہ وہ اس پراسراریت کی تلاش میں ہیں جو عمومی نوعیت کی ہے،یعنی پراسراریت بطور مطلق شعور کنندہ کے تاکہ اپنے آپ کو دنیا آگے اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرسکے۔جیسا کہ لکڑی کاٹنے کے لئے کوئی کلہاڑے کی بجائے کوئی تجریدی اوزار ڈھونڈے۔

تمام اسرار جو پولیڈروری کی ملکیت ہیں وہ اسقاط حمل اور قتل کی غرض سے زہروں کے علم تک محدود ہیں۔ایک قیاسی شوریدگی میں جناب سیز یلیگیا ''قاتل'' کو پولیڈوری کے زہر کی طرف دھکیلتے ہیں'' کیونکہ وہ قاتل بننے کی بجائے عزت،محبت اور احترام چاہتا ہے۔'' گویا کہ قتل کے عمل میں پھانسی پر لٹکنے کی بجائے عزت،محبت اور احترام کا سوال تھا۔تنقیدی قاتل کو اپنے پھانسی پر لٹکنے کی بجائے عزت،محبت اور احترام کا سوال تھا۔تنقیدی قاتل کو اپنے پھانسی لگنے کی پروا نہیں،اسے صرف ''اسرار'' سے واسطہ ہے۔جیسا،نہ ہر کوئی قتل کرتا ہے اور نہ ہر کوئی غیر قانونی طور امید سے ہوتا ہے،تو پھر پولیڈوری ہر کسی کو مطلوبہ پراسراریت کے حوالے کیسے کرتا ہے۔جناب سزیلیگیا غالباً عطائی ڈاکٹر پولیڈوری کو سولھویں صدی کے عالم پولیڈورورجل سمجھ رہے ہیں۔اس عالم نے کوئی اسرار تو دریافت نہیں کئے مگر اس نے ان لوگوں کے بارے میں تفصیلات درج کی ہیں جنہوں نے ایسی دریافت کی یعنی دریافت کرنے والے جو'' دنیا کا عمومی خاصہ ہے''۔(دیکھئے پولیڈورورجل کی پراسراریتMDCCVI)

پراسراریت، بلکہ مطلق پراسراریت جیسا کہ یہ خود سے'' دنیا کا عمومی خاصہ'' بن چکی ہے،لہٰذا اسقاط حمل اور زہر دینے کی پراسراریت ہے۔پراسراریت اپنے آپ کو اتنی مہارت سے'' دنیا کا عمومی خاصہ'' نہ بنا سکی جتنی مہارت سے اس نے اپنے آپ کو پراسراریت میں بدلا جو کہ کوئی پراسراریت نہیں۔

5
پراسراریت،ایک مذاق

اسرار اب عمومی خاصہ بن چکا ہے، تمام دنیا اور ہر فرد کا اسرار۔یہ میرا فن ہے یا پھر میری جبلت، یا میں اسے بطور ایسی شے کے خرید سکتا ہوں جسے خریدا جاسکتا ہے۔''

اب کون سا اسرار دنیا کا عمومی خاصہ بن چکا ہے۔یہ ریاست میں عدم حق کا اسرار ہے، یا تعلیم یافتہ طبقے کا اسرار، یا اشیائے تجارت میں ملاوٹ کا اسرار، یا یوڈی کلون بنانے کا اسرار، یا'' تنقیدی تنقید'' کا اسرار؟ ان میں سے کوئی بھی نہیں سوائے اسرار کی تجریدیت کے،اسرار کا رمز یہ!

جناب سزیلیگیا ملازموں، پورٹرپیلیٹا ور اس کی بیوی کو مطلق اسرار کی تجسیم ظاہر کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔وہ قیاسی طور پر ملازم اور پاسبان کی'' اسرار'' کے طور پر ساخت کرنا چاہتے ہیں۔وہ مقولہ منطقی سے تیزی کے ساتھ ملازم تک تنزل کرتے ہیں جو'' مقفل دروازے کی جاسوسی کرتا ہے''،اسرار بطور مطلق مُسندالیہ کے جو چھت کے اوپر تجریدیت کی ابرآلود جنت میں تخت نشین ہے، سے زمینی منزل تک آن گرتا ہے جہاں پاسبان کی رہائش واقع ہے۔

پہلے وہ پراسراریت کے مقولہ منطقی کو قیاسی عمل کے تحت لاتا ہے۔جب اسقاطِ حمل اور زہر کی وجہ سے اسرار کو دنیا کی مشترک ملکیت بن گیا ہے،تو'' چنانچہ کسی بھی ذرائع سے مزید پوشیدگی اور نارسائی بذات خود،لیکن یہ خود کو پوشیدہ کرتی ہے یا ابھی تک بہتر طور سے (ہمیشہ بہتر) میں اسے پوشیدہ کرتا ہوں، میں اسے نارسا بناتا ہوں۔

مطلق اسرار کا جوہر سے نظریے میں تقلب،معروضی مرحلے، جس میں یہ اپنے اندر پوشیدگی ہے، سے موضوعاتی مرحلے میں تبدیلی جس میں یہ خود کو پوشیدہ کرتی ہے یا اور بھی بہتر، جس میں اسے پوشیدہ کرتا ہوں،ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھے۔اس کے برعکس مشکل بڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے کیونکہ سمندر کی تہہ کی بجائے اسرار آدمی کے دماغ یا سینے میں زیادہ پوشیدہ اور نارسا ہے۔اسی لئے جناب سزیلیگیا اپنے قیاسی ارتقا کی امداد کے لئے براہ راست تجرباتی ارتقا کا سہارا لیتے ہیں۔

'' یہ مقفل دروازوں کے پیچھے ہے۔''سن،غور سے سنو کہ'' اب سے'' اب سے'' اسرار کی سازش،تیاری اور ارتکاب ہورہا ہے۔''

جناب سزیلیگیا نے'' اب سے'' اسرار کی قیاسی انا کو ایک تجربیت میں تبدیل کردیا ہے،'' لکڑی'' کی حقیقت میں....ایک دروازے میں۔

لیکن اس کے ساتھ،یعنی مقفل دروازے کے ساتھ، نہ کہ بند جوہر سے نظریے تک تبدیلی کے ساتھ'' میرے اتفاقاً سننے،کن سوئیاں لینے اور اس پر جاسوسی کرنے کے امکان کے ساتھ۔''

یہ جناب سزیلیگیا نہیں جنہوں نے پتا کرایا کہ بند دروازوں پر کن سوئیاں ہوسکتی ہیں۔مشہور ضرب المثل کے مطابق دیواروں کے کان ہوتے ہیں۔دوسری طرف یہ ایک مکمل تنقیدی قیاسی اسرار ہے کہ'' اب سے آگے'' مجرموں کی کمین گاہوں میں جاپڑنے کے بعد،اور تعلیم یافتہ طبقے کی جنت میں معراج کے بعد،اور پولیڈری کے معجزوں کے بعد،اسرار مقفل دروازوں کے پیچھے تیار کیا جاسکتا ہے اور بند دروازوں میں سے سنا جاسکتا ہے۔یہ اتنا اہم تنقیدی اسرار ہے کہ بند دروازے اسرار کی سازش،تیاری اور ارتکاب کا مقولہ منطقی ہیں، کتنے ہی اسرار کی سازش،تیاری اور ان کا ارتکاب جھاڑیوں کے پیچھے ہوتا ہے!انہیں جاسوسی کی غرض سے جاننے کے لئے بھی۔

ان ہتھیاروں کے شاندار جدلیاتی کارنامے کے بعد جناب سزیلیگیا قدرتی طور پر جاسوسی سے جاسوسی کے اسباب کی طرف بڑھتے ہیں۔یہاں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ بدنیت حرص اس اسرار کی وجہ ہے۔بدنیت حرص سے وہ اس کی وجہ کی طرف جاتے ہیں۔

ہر کوئی چاہتا ہے کہ وہ دوسرے سے بہتر ہو، وہ کہتے ہیں'' کیونکہ راز کو وہ نہ صرف اس کے اچھے اعمال بلکہ بروں کا بھی بنیادی سبب جانتا ہے، جو وہ رات کے ناقابل دخول پذیر اندھیرے میں چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔''

فقرہ دوسری طرح ہونا چاہئے۔ ہر کوئی نہ صرف اچھے اعمال کے بنیادی اسباب راز رکھتا ہے بلکہ برے اعمال کو نا قابل دخول پذیر تاریکی میں چھپانا چاہتا ہے کیونکہ اس کی دوسروں سے بہتر ہونے کی خواہش ہے۔

لہٰذا ایسے لگتا ہے کہ ہم اس اسرار سے جو خود کو چھپاتا ہے سے اس انا تک جو اسے چھپاتی ہے چلے گئے ہیں، انا سے مقفل دروازے تک، مقفل دروازے سے جاسوسی تک، جاسوسی سے جاسوسی کی وجہ تک، بدنیت حرص، بدنیت حرص سے اس کی وجہ تک، دوسروں سے بہتر ہونے کی خواہش تک۔ ہمیں جلد ہی ملازم کو مقفل دروازے کے سامنے کھڑا دیکھنے کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ دوسروں سے بہتر ہونے کی عمومی خواہش ہمیں بھی اس طرف لے جاتی ہے، کہ ''ہر کوئی دوسرے کے اسرار جاننے پر مائل ہے'' اور اس کے بعد آسانی سے یہ مزاحیہ جملہ سامنے آئے گا:

''اس سلسلے میں نوکروں کے پاس سب سے اچھا موقع ہوتا ہے۔''

اگر جناب سزیلیگیا نے پیرس پولیس کے محفوظات میں سے ریکارڈ پڑھے ہوتے، یعنی وڈوق کی یادداشتیں، کالی کتاب اور اس طرح کی اور کتابیں تو وہ جان جاتے کہ اس سلسلے میں پولیس کے پاس نوکروں سے بھی زیادہ اچھے مواقع ہوتے ہیں کہ یہ ملازموں کو نہ صرف بے ڈھنگے کاموں پر استعمال کرتی ہے بلکہ یہ دروازوں پر رکتے بھی نہیں جبکہ مالکان اپنی شب خوابی کے لباس میں ہوں، یہ ان کی بستر کی چادروں کے نیچے بے باک عورتوں یا ناجائز بیویوں کی طرح ان کے ننگے جسموں تک رینگ جاتے ہیں۔ سو کے ناول میں پولیس کا جاسوس براس روگ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جناب سزیلیگیا کو ملازموں میں جو بات بری لگی وہ ان کی ''لاتعلق'' نہ ہونے کی عادت ہے۔ یہ تنقیدی بدگمانیاں انہیں پاسبان پپلٹ اور اس کی بیوی تک لے جاتی ہیں۔

دوسری طرف پاسبان کی پوزیشن اسے نسبتاً آزادی فراہم کرتی ہے کہ وہ رہائش گاہ کے اسرار کی آزادانہ اور لاتعلق لیکن بیہودہ اور ضرر رساں تضحیک کرے۔''

''شروع میں پاسبان کی یہ قیاسی بناوٹ کافی مشکل نظر آتی ہے کیونکہ پیرس کی متعدد رہائش گاہوں میں کرایہ داروں کے لئے ملازم او پاسبان ایک ہی شخص ہوتا ہے۔''

مندرجہ ذیل حقائق قاری کو پاسبان کے بارے تنقیدی فنطاسیہ (سراب خیال) کے حوالے سے نسبتاً آزادانہ اور لاتعلق رائے قائم کرنے میں مدد دیں گے۔

پیرس میں پاسبان مالک مکان کا نمائندہ اور جاسوس ہے۔ عموماً مالک مکان کی بجائے کرائے دار سے تنخواہ دیتے ہیں۔ اس مشکوک پوزیشن کی وجہ سے وہ اکثر اپنے سرکاری فرائض کے ساتھ کمیشن ایجنٹ کے اعمال بھی شامل کر لیتا ہے۔ دہشت، سلطنت اور بحالی کے دور میں پاسبان خفیہ پولیس کے بہوسے کارندوں میں سے ایک تھا۔ مثال کے طور پر جبرل فوائے کی اس کا پاسبان خفیہ نگرانی کرتا تھا۔ پاسبان جنرل کے تمام خطوط نزدیک ہی متعین پولیس ایجنٹ کے مطالعے کے لئے لے جاتا تھا۔ نتیجتاً پاسبان اور بقال تحقیر آمیز الفاظ سمجھے جاتے ہیں اور پاسبان اپنے آپ کو نگہبان کہلانا پسند کرتا ہے۔

لاتعلق اور بے ضرر بیان کئے جانے سے قطع نظر، یوجین سو کی مادام پپلیٹ روڈلف کو ریزگاری تھماتے ہوئے فوراً دھوکہ دیتی ہے۔ وہ اسے اسی عمارت میں رہائش پذیر ایک بے ایمان سود خور کی سفارش کرتی ہے اور رگولیٹ کو ایسا واقف کار ظاہر کرتی ہے جو اس کے (روڈلف) کے کام آسکے۔ وہ میجر کو تنگ کرتی ہے کیونکہ وہ اسے پیسے کم دیتا ہے اور اس کے ساتھ لین دین پر جھگڑا کرتا ہے۔ وہ اپنے چڑ چڑے پن میں اسے twopenny میجر کہتی ہے ___ ''تمھیں گھر کی خبر گیری کے لئے صرف بارہ فرانک ماہانہ دینے کی سزا ہے۔'' اور یہ اس لئے کہ وہ اتنا کم ظرف ہے کہ اپنی انگیٹھی میں جلانے والی لکڑی کا حساب رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ وہ اپنے ''خود مختار'' روپے کی وجہ خود ہی بیان کرتی ہے... میجر اسے صرف بارہ فرانک ماہانہ ادا کرتا ہے۔

جناب سزیلیگیا کے مطابق ''انا پپلٹ کو کسی حد تک اسرار پر ایک چھوٹی جنگ کا اعلان کرنا پڑتا ہے۔''

یوجین سو کے مطابق انا شیٹیا پپلٹ پیرس کا مخصوص پاسبان ہے۔ وہ ''پاسبان کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا چاہتا ہے جسے ہیری مونری نے نہایت چابکدستی کے ساتھ پیش کیا''۔ لیکن جناب سزیلیگیا میڈم پپلٹ کی خصوصیات میں سے ایک یعنی چغل خوری کی علیحدہ قلب و ماہیت بنانے پر مجبور ہے اور اس طرح وہ اس قسم کے ''ہونے'' کی نمائندگی بن جاتی ہے۔ ''خاوند'' جناب سزیلیگیا بات جاری رکھتے ہیں ''پاسبان الفرڈ پپلٹ اس کی مدد کرتا ہے لیکن قسمت اتنی یاوری نہیں کرتی۔''

اس کی بدقسمتی پر ہمت بڑھانے کے لئے جناب سزیلیگیا اسے بھی ایک تمثیل allegory میں تبدیل کر دیتا ہے۔ وہ اسرار کی ''معروضی'' شکل کی نمائندگی کرتا ہے، اسرار بطور تضحیک۔''

جو اسرار اسے شکست دیتا ہے ایک تضحیک ہے، ایک مذاق جو اس پر کھیلا گیا۔

واقعی اپنے لامحدود رحم میں خدائی جدلیات ''ناخوش، بوڑھے طفلی مرد'' کو مابعد الطبعیاتی لحاظ سے ایک مضبوط آدمی بنا دیتا ہے۔ اس طرح اسے ایک بہت اہم نمائندگی عطا کر کے، زندگی کے عمل کے مطلق اسرار میں ایک خوش اور فیصلہ کن عنصر_ پپلٹ پر کامیابی ''اسرار کی فیصلہ کن ترین شکست'' ___ ایک ذہین تر' آدمی خود کو ایک مذاق سے بیوقوف نہیں بننے دے گا۔

6

ٹمری۔ رگولیٹ

''ابھی ایک منزل باقی ہے۔ اپنے متواتر ارتقا کے باعث، جیسا کہ ہم پپلیٹ اور کیبری اون کے سلسلے میں دیکھ چکے ہیں، اسرار خود کو کم تر کے مسخرہ بننے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اب ایک ضروری بات رہ گئی ہے کہ فرد وہ احمقانہ کامیڈی کرنے پر راضی نہ ہوگا۔

کوئی بھی تھوڑے سے وقت میں اس قیاسی اسرار کی عیاری کو سمجھ جائے گا اور اسے خود کرنا سیکھ جائے گا۔ اس سلسلے میں ہم چند ایک ہدایات دیں گے۔

مسئلہ: آپ لازماً مجھے قیاسی خاکہ بتائیں کہ آدمی جانوروں پر کیسے غالب آتا ہے۔

قیاسی حل: آدھی درجن جانور لیں، مثال کے طور پر شیر، شارک، سانپ، بیل گھوڑا، اور چپٹی ناک والا کتا۔ ان چھ جانوروں میں سے مقولہ منطقی ''جانور'' کو تجرید کر لیں ۔''جانور'' کو ایک خود مختار وجود تصور کریں۔ شیر، شارک، سانپ وغیرہ کو ''جانور'' کا بہروپ، تجسیم سمجھیں۔ جس طرح آپ نے اپنے تصور سے جانور کو تجرید کر کے اصلی وجود دیا اسی طرح اصلی جانور کو اپنے تصور سے تجرید دیں۔ آپ دیکھیں کہ شیر میں جانور آدمی کو ٹکڑوں میں چیر پھاڑ دیتا ہے، شارک میں اسے نگل جاتا ہے، سانپ میں اسے زہر سے ڈستا ہے، بیل میں اسے سینگوں سے پٹختا ہے اور گھوڑے میں دولتی لگاتا ہے۔ اور جب اپنے آپ کو کتا بناتا ہے تو صرف بھونکتا ہے اور آدمی کے ساتھ لڑائی کو صرف لڑائی کے ظاہر میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اپنے مسلسل ارتقا سے، جیسا کہ ہم کتے کے سلسلے میں دیکھ چکے ہیں، جانور اپنے آپ کو کم تر کر کے مسخرہ بنا دیتا ہے۔ جب ایک بچہ یا بچگانہ آدمی کتے سے دور بھاگتا ہے تو اس کے لئے احمقانہ کامیڈی نہ کرنے پر راضی ہونا رہ جاتا ہے۔ یہ آدمی، مسٹر ایکس کتے پر بے پرواہی سے اپنی بانس کی چھڑی استعمال کر کے یہ قدم اٹھاتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ''آدمی'' مسٹر ایکس کتے کے ذریعے ''جانور'' پر غالب آ گیا ہے اور نتیجتاً جانور بطور کتے نے، جانور بطور شیر، کو شکست دے دی ہے۔

اسی طرح جناب سز یلیگیا کا پیپلٹ اور کیبر یون کی وساطت سے موجودہ دنیا کے اسرار کو شکست دیتا ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ۔ وہ خود ہی مقولہ منطقی ''اسرار'' کا مظہر ہے۔

''اسے ابھی بلند اخلاقی اقدار کا شعور نہیں لہٰذا وہ اپنے لئے اسرار ہے۔''

غیر قیاسی زگولیٹ کا اسرار یوجین کی کتاب میں مرف [کے کردار] سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ایک خوبصورت، جوان محنت کش عورت ہے۔ یوجین نے اس میں پیرس کی جوان محنت کش عورت کا خوبصورت کردار دکھایا ہے۔ بورژوا طبقے سے اپنی عقیدت اور مبالغہ آمیزی کی کثرت کے رجحانات کے باعث اسے محنت کش عورت کو اخلاقی طور مثالی بنانا پڑا۔ اسے اس کی زندگی کی اہم صورت حال اور کردار پر ملمع کاری کرنا پڑی۔ یا واضح الفاظ میں اس کا شادی کی شکل کو نظر انداز کرنا، اس کی طالب علم یا مزدور کے ساتھ ناتجربہ کارانہ وابستگی۔ واضح طور پر اس وابستگی سے وہ بورژوا کی منافق، تنگ دل اور خود پسند بیوی سے موازنہ قائم کرتی ہے، بلکہ بورژوا کے تمام نمائندوں یعنی سرکاری نمائندوں سے بھی۔